كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف۲ بلکہ ان سے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف۳ اور تصرفات ہر قسم کے اور سب طرح کی محبوبی ف۴ اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف۵ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف۶ اور کافروں سے

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم الوسيع

جہاد سوا اسکے اور کمالات جیسے علم بے شمار ف۷

والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

اور بہت سے سرکا عرفان ف۸ اور قضیے فیصل کرنا ف۱۰ اور فتویٰ دینا ف۱۱ اور اجتہاد ف۱۲ اور محتسبی ف۱۳

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

اور قرارت وغیرہ ف۱۴ لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور آپ کی ذات میں اوسکے حاصل نہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الإسلام ولاختلال الدين في نظر العوام ولو

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا ف۱۵ اور اگر

استشهد غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

چھپکے چھپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے ف۱۶ تو آپ کی شہادت

امر شهادته بل ولا تتم الشهادة الا ان تمام الشهادات

ان يقتل الرجل في الغربة والكربة وان يعقر جواده ويلقى

جبينه ساجدا وحده ويقتل جماعة كثير من اعزة

اصحابه واقاربه وان ينهب ماله وان تؤسر بناته

وابناء امه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله تعالى

ان يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته

وينقضي ايام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية

رجالا من ذريته باقرب قرابته واعز اولاده ممن

يكون في حكم ابنائه حتى يلحق حالهم بحاله وينتج

كما يصرف كماله فتحصل حكمة الله تعالى بعد انقضاء

ايام خلافته الى هذا الالحاق فاستجاب الحسنين

عليهما السلام مناسب جدهما عليه افضل الصلوات

اور درود برتر

التحيات وجعلهما مرآتين لملاحظة وخد بن جماله

اور دونوں کو آئینہ بنایا ... اور رخسار ... جمال

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستور المظهر ما ذكر في الوحي وابهم امرها

امر مخفی تھا جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اوسکا ذکر نہ کیا اور جب شہادت

5 عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته وا

واقع ہوئی تو بھی مشہور ہی رہا یہاں تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حال آنکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك

علاقوں محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبني على الستر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي

اسواسطے ہوا کہ اوس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى

اور اسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے دوسری قسم

الثاني لما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان نزل

کے واسطے ... اور جو بنا اوسکی شہرت اور اعلان پر تھی

فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ

عالم بالا اور عالم خاک مین اور عالم غیب اور عالم شہادت مین اور جن اور آدمیون مین

وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ اِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةُ فَلْنَذْكُرْ

اور گویا اور خاموش مین جب تمہید اس مقدمے کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اور

مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْاِشَارَةِ اِلٰى مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدِّمَةِ

جو علاقہ رکھتا ہے اس بات سے اشارہ ان مضامین سے کہ جنکا تمہید مین مذکور ہو چکا ہے

فَنَقُولُ اَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونون صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

فَلَهُ وَجْهَانِ الْاَوَّلُ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهُ حُكْمُ الْاِبْنِ وَلِهٰذَا يُعَدُّ

اس مقدمے کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ وَالثَّانِي النَّبِيُّ فَقَدْ

عیسے علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے ہین ۲ اور دوسری دلیل یہ کہ حضرت نے دونون کو بیٹا کہا ۳

ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا

چنانچہ بہت روایتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونون

اِبْنَايَ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ

میرے بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحق سبیعی سے اوسنے

هَانِيءِ ابْنِ هَانِيءٍ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

ہانی بن ہانی سے اوسنے امیر المومنین علے مرتضے کرم اللہ وجہہ سے

قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ

اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے مینے عرض کیا

حربا قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال أروني

ابني ما سميتموه قلت حربا قال بل هو حسين فلما ولد

الثالث قال أروني ابني ما سميتموه قلت حربا قال بل

هو محسن ثم قال إني سميتهم بأسماء ولد هارون شبر

وشبير ومشبر وأخرجه الطبراني في الكبير والدارقطني

في الأفراد والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم عن علي

كرم الله وجهه وأخرج البغوي والطبراني عن سلمان رضي

الله تعالى عنه مثله وفي القاموس شبر كبقم وشبير

كقمير ومشبر كمحدث أبناء هارون عليه السلام والمراد

إذا كونهما من أسماء ابني الأخير صلى الله عليه وسلم من

وجهين الأول من جهة الإسناد والمطلق فقد أخرج

النَّسَائِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبُوْ يَعْلٰى عَنْ

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے اور ابو یعلی نے

اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مَسْعُوْدٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ وَّالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ عُمَرَ

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضیٰ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق سے

وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن

٩ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ رِمْثَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَادَ ابْنُ

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف اور ابن

مَاجَةَ وَغَيْرُهٗ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِّنْهُمَا وَعِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَاَبُوْهُمَا

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا اِلَّا ابْنَيِ

ان سے فاضلتر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے سوائے دو

الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا وَمِنْ مُّتَفَرِّعَاتِ

خالاتی بھائیوں کے یعنے عیسیٰ بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس آیئنہ محمدی ہونے کا

هٰذِهِ الْمِرْاٰةِ كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتَهٗ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

یہ ثمرہ ہے کہ محبت حسنین بعینہ محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

ف [illegible]

تعالى عليه وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر عن عمر بن الخطاب

عنه أي من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني

والثاني من جهة مشابهة الصورة فإنهما كانا كالصورتين

له في الظاهر أيضا فقد أخرج البخاري عن أنس قال لم يكن

أحد أشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي

عليهما السلام وقال في الحسين أيضا كان أشبههم برسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي

عن علي كرم الله وجهه قال الحسن أشبه برسول

الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر إلى الرأس والحسين

أشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان أسفل من ذلك

وأخرج الترمذي أن النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الحسن

والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونوں کو دوست رکھیگا اور ان کے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة ف۱

اور روایت کی امام جعفر صادق نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کیے اور آپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے ف۲ اور دو بار تمام مال اپنا

لله مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف۳ اور

وفاته رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

وفات ہوئی امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی سنہ اونچاس ہجری میں

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول او في آخر صفر وهو

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف۴ اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپ کی حرم جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

ضمن لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اوس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اوس نے ویسا ہی کیا ف۵ تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالی

حتى تحين يوما أنه مات فبعث حنان إلى يزيد يسأله

الحضرة بأن يعطيها إياه ان الله لم يرد الحسن أن رضى

لا أنسيا فيما اريت من خير الدنيا والآخرة ذلك حق

الشرا مبين وكان مرضه لأجل الكبد وتقطع

لا ... ولما حضرته الوفاة قال الحسين رضي الله تعالى

عنه من تتهم يا أخي من صاحبك قال لم قتله قال نعم

قال إن كان صاحبي ... الله اشد نقمة وان لم

يكن صاحبي ... ان يقتل بي بريئا ثم قال لقد سقيت السم

مرارا ما سقيت قط اشد من هذا وكان عمره الشريف

... سنة وبويع له الأيام وقد ولد

للنصف من شعبان سنة ثلاث من الهجرة ...

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي
اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں تھا یہ ابرا شہادت مخفی کا تھا
ف
اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي
بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی شہادت ظاہری جو
اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع
مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا
المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه
مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اوسکا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا
لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين
کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں
بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى
شہر دمشق میں تو اوس نے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا
عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من
عامل کو جو مدینے میں تھا یعنی ولید بن عقبہ کو کہ بیعت لیوے
الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام
حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے
من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج
اوسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم اور کوچ کیا
ف
الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة
امام حسین علیہ السلام نے مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کے پھر مکے میں پونہچے
واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع
اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہنچی تو اتفاق کیا اونمیں سے بہت گروہوں نے

۱۳

كثيرة وكتبوا إلى الحسين عليه السلام يدعونه إلى الكوفة

ليبايعوه لكونه بالقيام بين يديه بأنفسهم وأموالهم

وبايعوه في ذلك فكاتبه أكثر من مائة وخمسين كتابا

من كبار أهلها وجماعتهم فبعث إليهم ابن عمه مسلم بن

عقيل ليحثهم على نصرته وعلى إتيانه فلما وصل مسلم

الكوفة نزل في دار المختار بن عبيد وبايع الحسين على ١٣

يديه خلق كثير زهاء اثني عشر ألفا فاطلع على ذلك

النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان

حليما فهدد الناس على ذلك لكن لم يجرد السيف عليهم

ولم يتعرض لأحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة

بن الوليد بن عقبة إلى يزيد يخبرانه عن أمر مسلم وحاله

أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اوسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا

یزید نے نعمان کو اور اوسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ

اور پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بتایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ

15 اور سلام کیا اوس کو اور چلے آگے آگے اوسکے اور کہنے لگے خوب آئے آپ ای فرزند رسول

اللهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتَّى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا

اللہ آنا تمھارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہانتک کہ پہونچ گیا حاکم نشین مکان میں ف ۲ پھر جب

أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی روبرو اونکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

اور ڈرایا اونکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم بن عقیل میں

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِي بْنِ عُرْوَةَ

حیلے اور تدبیر سے ف ۳ اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلَى دَارِهِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سے فوج کے ساتھ ہانی کے گھر

فلما بلغ مسلم بن عقيل ان عبيد الله حبس هانياً ... القوم

حتى دخل القصر وانه حبس هانياً فنادى بشعاره فاجتمع

معه اربعة آلاف واحاطوا حول القصر فأمر عبيد الله

الاشراف ان يشرفوا على الكوفيين ويكلموا اقوامهم

ويردّوهم عن نصر مسلم فكلّموهم فتفرّقوا كلهم

وامسى مسلم في خمسمائة فلمّا اختلط الظلام ذهب ١٣

اولئك ايضاً وبقي مسلم وحده فتردّد في الطريق فأتى

منزل امرأة فاستسقاها فسقته ودخلت في منزلها

وكان ابنها مولى لمحمد بن الاشعث فأتى ابن الاشعث

فأخبره فأخبر عبيد الله فبعث عبيد الله عمرو بن حريث

صاحب الشرطة ومحمد بن الاشعث فاحاطا بالدار فخرج

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ الْأَمَانَ

مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَأَلْقَى جُثَّتَهُ إِلَى النَّاسِ

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اوس شقی نے گردن مبارک جناب مسلم کی مار دی اور لاش ڈالدی لوگوں کے درمیان

وَصَلَبَهَا ثَانِيًا وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سولی دیا ہانی کو ف۱ اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی حجہ

سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا وَإِبْرَاهِيمَ

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابْنَيْ مُسْلِمٍ أَيْضًا مَعَهُ وَفِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ اونکے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اوسی دن چلے جناب حسین علیہ

السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقِيلَ كَانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ

السلام مکے سے کوفے کی طرف ف۲ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آنحضرت

التَّرْوِيَةِ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ كَانَ

ذی حجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُومَهُ وَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْخُرُوجِ مَنَعَهُ

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف۳ اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا اونکو

عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ مِنْهُمْ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي

اور ابو واقد لیثی نے ف۴ سو نہ مانا امام نے اونکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ کو

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَبْشًا

کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب

فتحمل بعد ما قرأ ذلك الكتب وسار معه اثنان
وثمانين نفسا من أهل بيته وشيعته ومواليه ثم
أتاه في الطريق قتل مسلم وتفرق جماعته فقصد
الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا
أو نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم
ثم سار نحو العراق حتى إذا كان على مرحلتين من الكوفة
لقيه الحر بن يزيد الرياحي معه ألف فارس من أصحاب ابن زياد
شاكي السلاح فقال للحسين عليه السلام إن عبيد الله بن
زياد قد أرسلني إليك وأمرني أن لا أفارقك حتى أقدم
بك الكوفة وأنا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام
إني لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب أهله وقدمت

19

عَلٰى رُؤسِلهم وَ انتم مِن اَهلِ الكوفة فان دمتم على بيعتكم

اس شہر کے پہنچے اور تم کوفہ کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم ہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دخلت مصركم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھکو خبر نہیں

هذه الكتب ولا الرسل ولا يمكنني الرجوع الى الكوفة

ان خطوں کی اور نہ پیغامبروں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فلا افارقك او اقدم بك اليه وطال الكلام بينهما

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپ کو اوسکے پاس لیچلوں ف ۱ اور بہت سی گفتگو درمیان میں رہی ف ۲

فانحرف الحسين عن طريق الكوفة ونزل بكربلاء

تو مڑ گئے امام حسین کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

في اليوم الثاني من المحرم سنة احدى وستين ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نزل بها سال عن اسمها فقيل هذا موضع يقال له كربلاء

وہاں اترے پوچھا اس جگہہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فقال هذا موضع كرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہہ ہے رنج اور بلا کی پھر اوترے سب لوگ اور اوتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجيشه قبالة الحسين عليه السلام بارض

اور اوترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كربلاء ثم كتب ابن زياد كتابا الى الحسين عليه السلام

کربلا پر ف ۳ پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يطلبه الى بيعة يزيد فلما ورد الكتاب على الحسين

کہ بیعت کر لیجیے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

ثم اوثقوا وقال عليه السلام للرسول اعني حيث

فرجع الرسول الى ابن زياد فغضب وجمع الناس

وجهز العسكر وجعل مقدمها عمر بن سعد وكان واليا

على الري فاستعفى من خروجه لقتال الحسين فقال

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

فتعذر فيه فاختار ولاية الري وطمع لقتال الحسين

بالعسكر فما زال ابن زياد يجهز سرية وسرية طائفة من

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا شاطئ الفرات وحالوا

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان آل

من خرج لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كانوا

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ اَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوْهُ

اور بیعت کی تھی ف ١ پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑنے ہی کو ہیں

اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاحْتَفَرُوْا حُفَيْرَةً شَبِيْهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودا گڑھا بطور خندق گرد لشکر کے

وَجَعَلُوْا لَهَا جِهَةً وَّاحِدَةً يَّكُوْنُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ

اور اوسکی طرف ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے نکل کر لڑیں ف ٢ اور سوار ہوا لشکر

ابْنِ سَعْدٍ وَّاَحْدَقُوْا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوْا وَاقْتَتَلُوْا وَلَمْ يَزَلْ

ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کر کے قتل کرنا شروع کیا ف ٣

يُقْتَلُ مِنْ اَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ وَاحِدٌ بَعْدَ

اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

وَاحِدٍ اِلٰى اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَّا يُنِيْفُ عَلٰى خَمْسِيْنَ رَجُلًا فَعِنْدَ

یہاں تک کہ شہید ہو گئے ان میں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر

ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا مِنْ مُّغِيْثٍ يُّغِيْثُنَا

تو چلا اوٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے ہماری فریاد کو

لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَّذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پہنچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچا دے حرم رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيِّ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ

علیہ وسلم کو ف ٤ سو یہ سنکر ناگہاں حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قَدْ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسِهٖ اِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَوَّلَ

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس ف ٥ اور کہنے لگا ای فرزند رسول اللہ میں پہلے

مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَاَنَا الْاٰنَ فِيْ حِزْبِكَ فَمُرْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور لیکن اسوقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجھکو اجازت دیجیے کہ میں

٢١

[illegible] في [illegible] تعالى [illegible] اكرم

[illegible] شهر [illegible] فلما [illegible]

بعده أخوه وولده ومولاه [illegible] الحق [illegible]

[illegible] عليه السلام [illegible] وولده وإخوته [illegible]

[illegible] نفسه [illegible] في [illegible]

يقاتل ويقتل من [illegible] حتى قتل منهم الكثير وأثخنته

الجراحات والسهام [illegible] من كل جانب أقبل الشمر

ذي الجوشن [illegible] في كتيبة فحال بينه وبين رحله

وحرمه فصاح الحسين عليه السلام ويحكم يا شيعة

الشيطان [illegible] أنا الذي أقاتلكم [illegible] حرم

[illegible] فقال الشمر لأصحابه كفوا عن النساء

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اس شخص کو ... ظالم پکڑ کے ... تیر اور نیزے لے کر ... یہاں تک کہ

سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا وَجَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

گر پڑے حضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ

سو نہ کاٹ سکا تب اترا خولی بن یزید تو اوسنے کاٹا

رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ

ف اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختو اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ أَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر پہنچتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمُ شَقِيٍّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ إِلَى حَنَكِهِ

نیزوں کا یہاں تک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے حضرت گھوڑے سے اور اوسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر او سپر سنان

بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ

بن انس نخعی نے نیزہ مارا ف ۲۰ اور اوترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ أَخُوهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اوسکے ہاتھ پھر اوترا اوسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خَوْلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ

اور اسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَأَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے ف ۳۰ بنی ہاشم سے اور جتنی بیبیاں تھیں

[illegible] وكان [illegible]

الحسين عليه السلام [illegible] الناس الكرم [illegible]

[illegible] بن [illegible] واستشهد معه

الحسين عليه السلام من اهل بيته [illegible] عثمان

ومحمد وعبد الله وجعفر بنو علي بن ابي طالب والقاسم

وعبد الله وعمر وابو بكر بنو الحسن بن علي وقتل معه

ابنه علي الاكبر فانه قاتل بين يدي ابيه حتى قتل

[illegible] وعبد الله قتل [illegible] صغيرا [illegible] بسهم [illegible]

وهو في حجر ابيه فقتله وقتل معه محمد وعون ابنا عبد الله

بن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر بنو عقيل

ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم وكانت شهادته [illegible]

۲۵

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام و

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی اور

امر الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بد نہاد کے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوچوں کی

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیج دیا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

ورأسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی جبرئیل

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

و غیرہ فرشتوں کے سو مشہور اور متواتر ہے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال أخبرني جبرئيل أن ابني الحسين يقتل

بعدي بأرض الطف وجاءني بهذه التربة فأخبرني أن فيها

مضجعه ومنه ما أخرجه أبو داود والحاكم عن أم الفضل

بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال أتاني

جبرئيل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين

وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج أحمد أن النبي صلى الله

عليه وآله وسلم قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل

علي قبلها فقال لي إن ابنك هذا يعني حسينا مقتول وإن

شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأخرج تربة

حمراء وأخرج البغوي في معجمه من حديث أنس رضي الله تعالى

عنه قال استأذن ملك المطر ربه أن يزور النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علیہ و آلہ وسلم کر سو اوسکو اجازت ہوئی اور اوسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی نہ آنے پاوے پھر اسی اثنا میں کہ وہ دروازے پر نگاہبان تھیں یکایک آکر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ

وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو گود میں لیکے

وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہیں فرمایا ہاں فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالے گی

وَإِنْ شِئْتَ أُرِيكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ فَأَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہیں تو آپ کو وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ مارے جائینگے سو آپ کو لا کے دکھائی کنکریلی بالو

أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ كُنَّا

یا مٹی سرخ پھر اوس بالو کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے میں لے لیا ثابت نے کہا ہم

نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ وَفِي رِوَايَةِ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسی کو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح میں اور امام

ابْنِ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ أَحْمَرَ وَأَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور روایت

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ میں گئی پاس

۲۷

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقتل الحسين [illegible]
[illegible] حين يعلوه القتير إذا شاب رسول الله [illegible]
[illegible] من الأحزان فقال [illegible]
إن ابني هذا يقتل [illegible] وأخرج ابن
سعد والطبراني عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده
تربة حمراء يقلبها فقلت ما هذه التربة يا رسول الله قال أخبرني
جبرئيل أن هذا يقتل الحسين بأرض العراق وهذه تربتها
وأخرج البيهقي وأبو نعيم عن أنس قال استأذن ملك القطر ربه
أن يأتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأذن له فدخل
الحسين فجعل يقعد على منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم

فقال الملك اتحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتہ نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اس نے کہا

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں میں آپکو دکھلا دوں وہ مکان جہاں یہ مارا جاویگا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته في ثوبها

پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اسے کپڑے میں پوٹلی باندھ رکھی

فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

اور ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہوں گے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة اذا

اور دی آپ کو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اس میں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ جب

تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في قارورة

ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس مٹی کو شیشے میں بند کر رکھا

واخرجه ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع الحسين

ف۱ اور روایت کی ابن عساکر نے محمد سے امام حسن کے پوتے کہا انہوں نے کہ ہم تھے ساتھ امام حسینؑ کے

بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق الله

کربلا کی دو نہروں پر ف۲ پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچ کہا اللہ

ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى

اور اسکے رسول نے فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

في الشعر يعني وكان خبرها أخرج ابن السكن
والبغوي في الصحابة وأبو نعيم من طريق سحيم عن أنس بن
الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول
إن ابني هذا يقتل بأرض يقال لها كربلاء فمن شهد ذلك
منكم فلينصره فخرج أنس بن الحارث إلى كربلاء فقتل بها مع الحسين
وأخرج البيهقي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن الحسين دخل
على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبريل في مشربة
عائشة فقال له جبريل ستقتله أمتك وإن شئت أخبرتك
بالأرض التي يقتل فيها وأتاه جبريل بيده إلى الطف بالعراق
وأخذ تربة حمراء فأراه إياها وأخرجه من طريق آخر عن
أبي سلمة عن عائشة موصولا وأخرج البيهقي عن الشعبي قال

۳۱

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاُخْبِرَ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ تَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام چلے گئے ہیں عراق کی طرف

فَلَحِقَهُ فِيْ مَسِيْرَةِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الرَّبَذَةِ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيَّرَ

سو ملے عبد اللہ بن عمر امام سے اور مقام میں جہاں سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالیٰ نے

نَبِيَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا وَاِنَّكُمْ

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بَضْعَةٌ مِّنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَلِيْهَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ اَبَدًا وَمَا صَرَفَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے

عَنْكُمْ اِلَّا لِلَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ فَارْجِعُوْا فَاَبٰى فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ

تم سے تو اسی میں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ چلو فـ ا پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب ابن عمر گلے لگا کر

وَقَالَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ قَتِيْلٍ وَّاَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ

اور کہا تم کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے فـ ۲ اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشُكُّ وَاَهْلُ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ

عباس سے کہا کہ ہم کو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت تھے اس میں کہ حسین شہید ہوں گے

بِالطَّفِّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يَحْيَى الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ اِلٰى

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صِفِّيْنَ فَلَمَّا حَاذٰى نِيْنَوٰى نَادٰى صَبْرًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بِشَطِّ

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوے کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو اے ابا عبد اللہ فـ ۳ کنارے

الْفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا آپ نے فرمایا کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَاَرَانِيْ قَبْضَةً

کہ کہا ہے مجھ سے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھ کو مٹھی بھر

[illegible] ابو نعيم عن اصبغ بن نباتة قال اتينا مع علي

فمررنا على موضع قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم

وههنا موضع رحالهم وههنا مهراق دمائهم فتية من آل محمد يقتلون

بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والارض اخرج الديلمي عن

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال اوحى الله تعالى الى محمد

صلى الله عليه وآله وسلم اني قتلت بيحيى بن زكريا سبعين

الفا واني قاتل بابن بنتك سبعين الفا وسبعين الفا واخرج

احمد والبيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم في النوم ذات يوم بنصف

النهار اشعث اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت ما هذه

قال دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصى

۳۲

ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ

کہ یاد رکھا مینے اوس وقت کو پھر خبر پہنچی مجھکو کہ حسین شہید ہوے اوسی دن ف اور روایت کی حاکم

وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور بیہقی نے ام سلمہؓ سے کہا اونھوں نے کہ مینے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ

وسلم کو خواب مین کہ آپ کا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے مینے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گیا تھا مقتل حسینؑ پر ابھی ف۲ اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عَنْ بُصْرَةَ الْاَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا

بصرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوے حسینؑ علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلْاٰنٌ دَمًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَ

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب بھرے خون سے اور روایت کی بیہقی اور

اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ

ابو نعیم نے زہری سے ، کہا زہری نے مجکو خبر پہنچی ہے کہ جس دن شہید ہوے حسینؑ جو پتھر کہ اوٹھایا

مِنْ اَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

جاتا تھا بیت المقدس مین اوسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عَنْ اُمِّ حِبَّانَ قَالَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ اَظْلَمَتْ عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

مِنَّا اَحَدٌ مِنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا يَجْعَلُهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَلَمْ

جس نے زعفران منہ پر اوسکا منہ جل گیا اور جو

يُقْلَبْ حَجَرٌ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ

اوٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اوسکے نیچے خون تازہ سرخ ف۳ اور روایت کی بیہقی نے

بریق فی الخدود ۞ ابواه فی علیا قریش ۞ وجده خیر الجدود ۞

چمک گیا ہی اوسکے چہرے پر ۞ اوسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ۞ اوسکے نانا جہان سے بہتر ۞

واخرج ابو نعیم من طریق حبیب بن ثابت عن ام سلمة قالت ما سمعت نوح

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ کہا ہے نہیں سنا رونا

الجن منذ قبض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا اللیلة وما اری

جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج رات تو سمجھے جاتا

ابنی الا قد قتل تعنی الحسین فقالت لجاریتها اخرجی فاسئلی

کہ میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو

فاخبرت انه قد قتل واذا الجنة تنوح شعر الا یا عین فابتهلی

پھر معلوم ہوا کہ حسینؑ شہید ہوئے اور جن پکڑ کر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رونے تو اے

بجهد ۞ ومن یبکی علی الشهداء بعدی ۞ علی رهط تقودهم

چشم ۞ کون روئیگا پھر شہیدوں کو ۞ پاس ظالم کے کھینچے

المنایا ۞ الی متجبر فی ملک عبد ۞ واخرج ابو نعیم عن مزیدة

لائی ۞ موت ای دای ان عزیزوں کو ۞ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

بن جابر الحضرمی عن امه قالت سمعت الجن تنوح علی الحسین

بن جابر حضرمی سے اوسنے اپنی ماں سے کہ اوسنے کہا سنا ہے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وهی تقول شعر انعی حسینا هبلا ۞ کان حسینا جبلا ۞

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا دو تحسین بیراتر ۞ حسین کو رونا اور حسین کے اختر ۞

واخرج ابن عساکر عن المنهال بن عمرو قال انا واللہ رأیت رأس

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر

الحسین حین حمل وانا بدمشق وبین یدی الرأس رجل یقرأ

حسین علیہ السلام کو جب لیے جاتے تھے نیزے پر بلد میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى أم حسبت أن أصحاب الكهف

والرقيم كانوا من آياتنا عجبا ثم تلوته الى آخر الحكاية [illegible]

[illegible] أصحاب الكهف [illegible] وأخرج ابن [illegible]

[illegible] قال [illegible]

[illegible] يمترون [illegible] عليهم

[illegible] شعر

[illegible]

[illegible] يوم الحساب

خاتمة الط[illegible]

ہزاران ہزار شکر ہے کہ یہ رسالہ باہتمام سراپا احسان میان محمد عبد الرحمن خان ولد حاجی محمد روشن خان اور صواعق
مطبع [illegible] شرح متن تحریر الشہادتین مولانا سعد الدین حیدر کے بار دوم مطبع نظامی مین کہ شہر کانپور محلہ پٹکاپور
مین قریب احاطہ کرنیل محمد زمان خان کے واقع ہے [illegible] ماہ [illegible] سنہ [illegible] ہجری مین اختتام کو پہونچا
چھپنا رسالہ شریف سر الشہادتین تصنیف افضل المتکلمین اشرف المتاخرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی
قدس اللہ سرہ العزیز کا ساتھ ترجمہ مشمول عنایت اثر مولوی خرم علی بلہوری کے مگر چونکہ انکے نسخہ مین
عبارت متن کی کم تھی یہان موافق شرح تحریر الشہادتین تالیف عارف باللہ مولانا شاہ سلامت اللہ کے
ترجمہ کر دیا اور واسطے توضیح مطالب رسالہ کے عوام کی سمجھ کے موافق عبارت شرح اور صواعق محرقہ کے
زبان اردو مین ترجمہ کر کے بطریق فائدون کے حاشیہ پر لکھ دی اور اس رسالہ کو مطابق نسخہ مطبوعہ مطبع
[illegible]

اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اوس نے اپنے
عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا
تین دن تک اس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور
عوام الناس اور لڑکے ملاکے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور لڑکونکو بندی کر لیا اور عورتونکو لشکریون پر
مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے
باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین
دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے بن کے وہان حاضر رہے
اور کیا کیا کچھ اعمال قبیحہ کہ اس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان قلم کی اوسکی
تفصیل سے عاجز ہو اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھرون سے
بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو

[illegible]

[illegible] قانون [illegible]

[illegible]

[illegible] قانون [illegible]

[illegible]

بیوالون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہنچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین مجلس کو آراستہ کر کے کوفے والون کو جمع کیا اور وقت سنہ برا
یا اور یزید کا منگوا کے کہا ای اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ
نہ چھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہی کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ ما
ستہ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی کی صحیح
روایت مین وارد ہی کہ جب ابن زیاد اور اوسکے سردارون کے سر مختار پاس لا کے رکھے گئے یکایک ایک
سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد
کے سر پاس آ کے اوسکے نتھنے مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اوسکے منہ سے نکلا پھر اوسکے منہ مین گھسا
نتھنے سے نکلا اسی طرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر
ذی الجوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک
اور باقی اشقیا طرح طرح کے عقوبتون سے قتل ہوئے اور اونکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا
کہ ہڈیان چور چور ہو کر خاک سے برابر ہوئین پر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہی کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے ہر طرح سے حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام
حسین علیہ السلام کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار اشقی مارے جاوین گے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے
عقیدے مین فساد آیا اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکی طرف وحی آتی ہی اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود
ہین اور جب قبضہ اوسکا کوفے اور اوسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اوسکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ
ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا او نھون نے
اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اوسکے مقابلے کے واسطے معین کیا
جب مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال و قتال ہوا
آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکے مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر
کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]